خلیفۂ چہارم امیرالمومنین حضرت علیؓ کو مدعی بنکر مدعاعلیہ کے سامنے کھڑا ہونا پڑا۔ اسلام میں ایسے بہت سے سلاطین گزرے ہیں کہ ایک معمولی آدمی کے دعوے دائر کردینے پر عدالت میں آکران کو کھڑا ہونا پڑا ہے۔

ہمارا سردار ہم میں کا ایک فرد ہے۔ اگر ہمارے مذہب کی کتاب اور ہمارے پیغمبر صلعم کے طریقہ کی پیروی کرے تو ہم اس کو اپنا سردار باقی رکھیں۔ اور اگر اس کے سوا کسی اور چیز پر عمل کرے تو ہم اس کو معزول کردیں۔ اگر وہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹیں۔ اور اگر زنا کرے تو سنگسار کردیں۔ وہ بھی حدود الٰہیہ میں ہمارے ہی جیسا رتبہ رکھتا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ پر ایک معمولی سی بدگمانی کی وجہ سے مجمع عام میں ایک شخص نے اعتراض کیا۔ اور کہا کہ جبتک اس پورے سوال کا جواب نہ دینگے ہم آپ کی تقریر ہرگز نہ سنیں گے۔

فاروق اعظم کی حکومت تیس لاکھ مربع کے رقبہ پر تھی۔ اسقدر وسیع سلطنت کے فرمانروا اور اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ طاقتور بادشاہ کو کسی شخص نے کسی مرض کیلئے شہد بتایا۔ آپ کے یہاں شہد نہ تھا اور کسی جگہ بھی نہ مل سکا۔ البتہ بیت المال یعنی سرکاری خزانے میں شہد موجود تھا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا استعمال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو تمام مسلمانوں کا مال ہے۔ جب تک تمام اجازت نہ دینگے میں ہرگز استعمال میں نہیں لاسکتا۔ یہ ہے اسلام میں انسانی مساوات کا مرتبہ رفیع جسکو دشمنان دین داغدار بنانیکی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام رہتے ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں میں بلند آواز سے کہونگا کہ مساوات اسلام کی خصوصیات سے ہے اور اسلام ہی مساوات کا حامی ہے۔

طوفانِ غم

اللہ انھیں گلشن جنت بخشے دل شاد ہوں ہر آن عطاء الرحمٰن
رکھتے تھے وہ اسلام کا صادق جذبہ تھے سچے مسلمان عطاء الرحمٰن

ہے مسرت کے چمن پر اک خزاں چھائی ہوئی پتی پتی غنچۂ دل کی ہے مرجھائی ہوئی
باغ عالم میں وہ اگلی سی ادا باقی نہیں وہ ہوا باقی نہیں ہے وہ فضا باقی نہیں
کس کے غم میں ہیں درودیوار سب ماتم کناں کس کی فرقت میں عنادل آج ہیں محوفغاں
پارہ پارہ ہورہے ہیں کس لئے قلب و جگر محورنج وغم نظر آتا ہے کیوں اک اک بشر
میں انھیں سب وسوسوں میں تھا پریشاں سرنگوں اک صدائے دل خراش آئی کچھ ایسی کیا کہوں
کان میں آکر مرے فوراً کسی نے یہ کہا اٹھ گیا دنیا سے ملت کا نگہباں اٹھ گیا
آہ وہ جودوکرم کا بحر نا پیدا کنار دے گیا داغ جدائی لے گیا صبروقرار
کیا کہوں کیا کیا محاسن رکھتے تھے شیخ عطاؔ جذبۂ ملت سے ہردم جس کا دل مخمور تھا
خدمت قومی وملی خاص تھا جس کا شعار سُن کے ہوجاتا تھا غمگیں قوم کا جو حال زار
جس کو تھا ہر آن پاس خدمت علم حدیث جس کا شاہد آج بھی ہے "گلشن علم حدیث"
جوش جس کے دل میں ہردم خدمت دیں کا رہا راہ ملت کا ہمیشہ جس نے ہر صدمہ سہا
آہ وہ خلق مجسم آج ہے نظروں سے دور مدح اس کی ہوسکے مجھ سے کہاں مجھ میں شعور
آج گو دنیا کی نظروں سے ہے وہ ہستی نہاں ہے زباں پر نام اس کا دل میں ہے اسکا نشاں

طالبؔ محزوں دعا گو ہے خدا سے صبح وشام
باغ جنت میں عطاؔ کو ہو عطا اعلیٰ مقام

عبیدالرحمٰن طالبؔ اعظمی